رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶
رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

زنانہ اخبار مصباح

مہینے میں دو بار

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ دو روپے آٹھ آنے

نمبر ۹ | یکم مئی ۱۹۲۹ء ✻ ۲۰ ذیقعد ۱۳۴۷ھ | جلد ۳

KHILAFAT LIBRARY

نظم

ترا جلوہ نمایاں ہر جگہ خلاقِ جہاں دیکھا
تجھے دیکھا جہاں دیکھا نہاں دیکھا عیاں دیکھا

ترے فضل و کرم سے مہدیؑ آخر زماں دیکھا
گلستانِ محمدؐ کا اُسی کو باغباں دیکھا

مَیں قرباں تجھ پہ اے مہدیؑ مسیحا تجھ پہ اے عیسیٰؑ
ہمہ اوصاف میں یکتا تجھے جانِ جہاں دیکھا

سراپا نورِ حق اور رحمتِ عالم تجھے پایا
تری ذاتِ مقدس کو انیسِ بیکساں دیکھا

ملائک تیرے در پر رات دن کرتے ہیں دربانی
سلامی کے لئے حاضر گروہِ قدسیاں دیکھا

ترے احباب کو خوش وقت پایا تجھکو خوش خرم
شکست و یاس و حرماں کو نصیبِ دشمناں دیکھا

خبر تھی جسکی آمد کی تو وہ موعودِ عیسیٰؑ ہے
بُخاری میں ترا حلیہ ملا کر ہم نے ہاں دیکھا

بجایا تُو نے ڈنکا دینِ احمدؐ کا زمانے میں
کیا پامال جس جا کفر کا نام و نشاں دیکھا

حیاتِ ابن مریم پر مرے جاتے ہو کیوں لوگو!
اُسے کس بات میں بڑھ کر غلام احمدؐ سے ہاں دیکھا

وفاتِ حضرت عیسیٰؑ میں کیا شک رہ گیا باقی
نشاں جب اُسکی تُربت کا محلہ خانیار میں دیکھا

عبث تم منتظر عیسیٰؑ کے ہو جب آجتک کوئی
نہ آیا آسماں سے اور نہ جاتا آسماں دیکھا

مرسلہ ہمشیرہ بابو عبد المجید کلرک سیال احمدی سانگلہ ضلع شیخوپورہ

رپورٹ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ

لجنہ اماء اللہ کا چوتھا جلسہ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۲۹ء بوقت ۲ بجے بعد دوپہر ہمارے مکان پر منعقد ہوا۔ تعداد ناظرات قریباً ۱۹ احمدی مستورات اور ۱۱ غیر احمدی بہنیں تشریف لائی تھیں کارروائی حسب ذیل ہے :-

سب سے پہلے میرے مکرم اباجان شیخ مشتاق حسین صاحب نے پردہ کی اوٹ میں تقریر کی ان کے بعد سکرٹری صاحبہ گوجرانوالہ نے اپنا لکھا ہوا مضمون وصیت کے متعلق سنایا۔ اور محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ کی۔ پھر خاکسار نے لجنہ اماء اللہ قائم کرنے کی اغراض بیان کیں۔ بعدازاں عزیزہ محمودہ بیگم نے لباس پر مضمون سنایا۔ آخر میں چندہ ممبری ماہوار کی ادائیگی کے بعد ۴ بجے جلسہ برخاست ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

راقمہ خاکسارہ سلمہ خاتون سکرٹری لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ

اعلان

میں ان تمام مرکزی و بیرونی بہنوں کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ عرض کرنے کے بعد لجنہ اماء اللہ کی طرف سے اجلاس ۱۱ ریزولیوشن ۲۶ کے مطابق اعلان کرتی ہوں کہ جن بہنوں نے گذشتہ سے پیوستہ سال اپنے فعل سے یہ دکھا دیا تھا کہ ہم اپنے ہاتھ کی کمائی سے خدمات اسلام سرانجام دے سکتی ہیں اور اس بات کو ثابت کرنے کے لئے اسلام کی محبت میں مختلف اشیاء اپنے ہاتھوں سے تیار کر کے نمائش کے لئے ارسال کیں اور گذشتہ سال کی نمائش کے لئے باوجود اس طرف سے تحریک نہ ہونے کے پھر بھی اشیاء ارسال فرمائیں۔ میں ان بہنوں سے اور تمام ان بہنوں سے جو پچھلے سال مرکزی لجنہ کی طرف سے تحریک نہ ہونے کے باعث اس کارِ خیر میں شامل نہیں ہو سکیں بڑے زور سے اس بات کا مطالبہ کرتی ہوں کہ وہ آئندہ آنے والے جلسہ کی نمائش کو نہایت ہی بارونق اور دلچسپ بنانے کی کوشش کریں اعلیٰ سے اعلیٰ نئے سے نئے نمونے بڑی محنت اور تندہی سے تیار کر کے ارسال فرمائیں تا صلۂ تحسین حاصل کر کے عند اللہ ماجور ہوں اللہ تعالیٰ تمام بہنوں کو اس کارِ خیر میں بیش از بیش حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ میں خواندہ بہنوں سے مؤدبانہ ملتمس ہوں کہ وہ ازراہ کرم ایسی ناخواندہ بہنوں کو بھی یہ اعلان سنا دیں جو دستکاری میں بڑی ہوشیار اور زیادہ ماہر ہوں ۔ والسلام

خاکسار مریم - اہلیہ حافظ روشن علی۔

قائم مقام سکرٹری لجنہ قادیان

بشارت

میں بڑی خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میری اماں جان سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ نے جنکو عورتوں اور بچوں کے علاج معالجہ کا ہمیشہ سے شوق رہا امتحان حکیم حاذق میں اول ہو کر ایک تمغہ حاصل کیا۔ نیز لیڈی ڈاکٹر ایچ - ایم - ڈی - کی بھی سند حاصل کی اس خوشی میں آپ کسی نادار بہن کے نام ایک پرچہ مصباح جاری فرما کر اطلاع دیں تاکہ عاجزہ قیمت ادا کر دے والسلام

[illegible] حکیم حاذق بنت [illegible] غلام حسین [illegible]
[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان یکم مئی ۱۹۲۹ء

حفظانِ صحت (۴)

ٹائی فائڈ بخار
تپِ محرقہ

تعریف: تپ محرقہ ایک قسم کا متعدی مرض ہے۔ اس کے ساتھ روزانہ بخار لازمی ہوتا ہے۔ جو تین یا چار ہفتہ تک رہتا ہے اور مریض کو اسہال بھی آتے ہیں۔ اس بیماری کا ایک حملہ مریض کو ہو جائے تو دوسرا کم ہوتا ہے یہ مرض قریباً سب دُنیا میں پایا جاتا ہے۔

زمانۂ اخفاء: ۱۰ دن سے ۱۴ دن تک اس مرض کا جرم جسم کے اندر رہتا ہے۔ یہ وبا گرم ملکوں میں زیادہ ہوتی ہے تپ محرقہ کی اموات بچوں میں کم ہوتی ہیں۔ نوجوان اس موت کے زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں محکمہ حفظان صحت کے اعلیٰ انتظام کی وجہ سے ۔ ۔ ۔ اس بیماری کے کیس کم ہوتے ہیں۔ وہاں موٹر کے حادثات سے ٹائی فائڈ بخار کی نسبت لوگ زیادہ مرتے ہیں۔ اموات کی کمی کی یہی وجہ ہے کہ پانی نالوں کا صاف ہوتا ہے۔ دودھ ابال کر پینا اور ٹیکہ وغیرہ باقاعدہ انتظام کے ساتھ لگوایا جاتا ہے۔ اس اعلیٰ انتظام کی وجہ سے اسقدر ٹائی فائڈ بخار کے کیس کم ہوتے ہیں کہ امریکہ میڈیکل کالج کے طالب علموں کو مطالعہ کے لئے کیس نہیں ملتے۔

جراثیم کے دخل اور خارج ہونے کے راستے: جراثیم داخل مُنہ کے راستے ہوتے ہیں۔ اور پاخانہ اور پیشاب کے راستے نکلتے ہیں۔ اگر مریض کو نمونیا اور کھانسی ہو تو تھوک کے راستے بھی نکلتے رہتے ہیں۔

کیریر (CARRIER): بعض مریض ٹائی فائڈ بخار سے جن کو صحت ہو کر بخار وغیرہ کی علامات رفع ہو جائیں۔ مگر اُن کے پیشاب اور پاخانہ کے راستے جراثیم دیر تک نکلتے رہیں۔ تو ایسے لوگ کیریر کہلاتے ہیں۔ کیونکہ ظاہری صحت حاصل ہو جانے کے بعد ایسے لوگوں سے کئی مہینوں بلکہ سالوں ٹائی فائڈ بخار کے جراثیم پاخانہ کے راستے نکلتے رہتے ہیں۔ پھر یہی جراثیم بیماری پھیلانے کا ذریعہ ہوتے ہیں عورتوں میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے مثلاً اگر رفع حاجت کے بعد ہاتھوں کی صفائی اچھی طرح نہ کریں۔ پھر انہی خراب ہاتھوں سے کھانا پکائیں۔ تو وہی جراثیم کھانے میں مل کر بہتوں میں بیماری پھیلانے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسے مرض کے بیمار کو رفع حاجت کے بعد ہاتھوں کی صفائی بہت کرنی چاہیئے۔ بائیں ہاتھ سے کھانا بھی نہیں چاہیئے۔ شریعت کا حکم ہے کہ بائیں

ہاتھ سے نہ کھائیے۔ اس میں بھی یہی حکمت پائی جاتی ہے۔ کہ بائیں ہاتھ میں کھانے کی اشیاء پکڑ کر کھانے سے صفائی نہ ہونے کی وجہ سے ایسے خطرناک جراثیم لگنے اور منہ میں داخل ہونے کا امکان ہے۔ امریکہ میں ایک باورچن جس کا نام میری تھا۔ وہ بھی ٹائفائڈ کی کیریر تھی۔ اس نے کئی امیر گھرانوں کو یہ مرض لگایا۔ آخر وہ پکڑی گئی۔ ڈاکٹری تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ اس کے پاخانہ کے راستے جراثیم نکلتے رہتے ہیں۔ بعض کیریر ۵۲ سال تک رہتا ہے۔

جرم کی عمر اور اسکی قوت ٹائفائڈ کا جرم بہت نازک ہوتا ہے۔ جلد مر جاتا ہے۔ خصوصاً خشک ہو کر جلدی ہلاک ہو جاتا ہے۔ پس گرد و غبار کے ذریعہ اس مرض کا پھیلنا ناممکن ہے۔ حرارت سے جلدی مرتا ہے۔ پانی اور دودھ کو ابالنے سے ۲۰ منٹ تک ہلاک ہو جاتا ہے۔ ٹھنڈک سے نہیں مرتا۔ عام تالابوں اور جوہڑوں وغیرہ میں سات دن کے اندر مر جاتا ہے۔ جس کی وجہ یہی ہے۔ کہ وہاں حرارت اور روشنی اور دھوپ زیادہ ہوتی ہے۔ صاف پانی میں بہ نسبت گندے پانی کے دیر تک زندہ رہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گندے پانی میں تعفن پیدا کرنے والے جراثیم اسے ہلاک کر دیتے ہیں۔ یہ جرم مکھن میں چار ماہ زندہ رہ سکتا ہے مگر پنیر میں صرف پانچ دن (اس کی وجہ کھٹاس ہے)۔ آئس کریم میں ۳۹ دن تک۔ دودھ۔ دہی۔ لسی میں ۲۴ گھنٹے کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے اس کی وجہ بھی کھٹاس ہے۔ کیونکہ کھٹاس سے بھی یہ کیڑا جلدی مر جاتا ہے۔

مرض لگنے کے طریق ٹائفائڈ کے مریض اور کیریر دونو کے ذریعے یہ مرض براہ راست لگ سکتا ہے اور بالواسطہ پانی۔ دودھ۔ دہی۔ مچھلی۔ مکھن۔ کپڑے وغیرہ کے ذریعے لگ سکتا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

(۱) پانی۔ مریض کا پاخانہ پینے کے پانی میں مل جائے تو وبا شروع ہو جاتی ہے۔ مگر سطحی پانی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ گہرے کوئیں کا پانی اگر استعمال کیا جائے تو خطرہ نسبتاً کم ہوتا ہے۔ خوش قسمتی سے ٹائفائڈ بخار کا جرم پانی میں سات دن کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے۔ لیکن سرد پانی میں دیر سے مرتا ہے۔ اگر نلکوں کا پانی استعمال میں لایا جائے تو خطرہ کم ہوتا ہے۔ مگر سطحی پانی۔ جوہڑ۔ ندی۔ نالہ۔ جھیل۔ تالاب وغیرہ جگہوں کا پانی پینے سے وبا کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے۔

(۲) برف۔ پانی کو جمانے سے جرم ہلاک نہیں ہوتا۔ مگر تعداد کم ہو جاتی ہے۔

(۳) دودھ۔ اکثر وبائیں دودھ کے ذریعے پھیلتی ہیں۔ یہ جرم اچھی طرح نشوونما پاتا ہے۔ ولایت — امریکہ میں زیادہ وبائیں ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں عموماً کچا دودھ پیا جاتا ہے۔ اسکے بالمقابل یورپ اور ہندوستان میں یہ وبا کم ہے۔ کیونکہ ان ملکوں کے باشندے دودھ ابال کر پیتے ہیں۔ پس کچا دودھ نہیں پینا چاہیئے۔ یہ جرم قدرتی طور پر گائے کے دودھ میں نہیں ہوتا۔ بلکہ دودھ دوہنے والوں کی بے احتیاطی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کیونکہ بعض ان میں سے کیریر ہوتے ہیں۔

(۴) دودھ کی بنی ہوئی اشیاء۔ بالائی۔ دہی۔ پنیر۔ چھاچ۔ مکھن۔ ان سب میں جرم ہو سکتا ہے۔ بالائی

میں دودھ کی نسبت جراثیم زیادہ ہوتے ہیں۔

(۵) سبزی پھل - مولی - گاجر وغیرہ اگر کچی کھائی جائیں - اور غلیظ پانی سے دھوئی جائیں - تو بھی مرض لگ سکتا ہے - اور اگر زمین میں تازہ کھاد مریض کے پاخانہ کی ڈالی جائے - تو ٹائی فائڈ بخار کے جراثیم سبزی میں پہنچ سکتے ہیں - مگر اس طرح شاذونادر ہوتا ہے۔

(۶) مکھی - یہ امر پایۂ ثبوت تک پہنچ چکا ہے کہ مکھی کے ذریعے یہ مرض پھیلتا ہے کیونکہ جب مکھی پاخانہ پر بیٹھتی ہے تو پاؤں اور پروں کو اس مرض کے جراثیم لگ جاتے ہیں - پھر اسی طرح جراثیم کو لے کر باورچی خانہ میں چلی جاتی ہے - اور کھانے کی چیزوں اور ہاتھ اور ہونٹوں پر بیٹھ جاتی ہے - اس وجہ سے مکھی زیادہ وبا پھیلانے کا ذریعہ ہے تیئیس (۲۳) دن تک مکھی کی ٹانگوں پر یہ جراثیم زندہ رہ سکتے ہیں اس مرض کے اسباب میں سے ۱۰ فیصدی وباؤں کی ذمہ وار مکھی ہے۔

(۷) مٹی اور گرد و غبار میں یہ جرم خشک ہو کر مر جاتا ہے اس لئے مٹی کے ذریعے اس مرض کے پھیلنے کا احتمال کم ہے۔

(۸) مریض کے مستعملہ کپڑے - کمبل - چادر رومال تولیہ وغیرہ اگر ادویہ سے پاک کرنے کے بغیر ہی استعمال کر لئے جائیں - تو مرض لگ سکتا ہے جنوبی افریقہ کی لڑائی میں سپاہیوں کے مستعملہ کمبل ولایت میں لائے گئے - تو انکے استعمال سے وبا شروع ہو گئی - وجہ یہ تھی کہ کمبل - چادر وغیرہ ان سب کپڑوں میں پاخانہ کی گندگی تھی۔

براہِ راست ذرائع - مریض کے تیمار دار - نرس اور ڈاکٹر کو براہِ راست مرض لگ سکتا ہے - مریض کا منہ چومنے اور ہاتھ ملانے اور بچا ہوا کھانا کھانے اور اس کا تھرمامیٹر - تولیہ چمچ - گلاس یہ سب چیزیں دوسروں کو استعمال کرانے سے مرض لگ سکتا ہے - یاد رکھو! یہ بھی چھوت سے لگنے والی ایسی ہی مرض ہے - جیسی ہیضہ اور پلیگ ہیں - مگر لوگ اس میں احتیاط نہیں کرتے۔

ٹائی فائڈ ویکسین - ٹائی فائڈ بخار سے حفاظت کا اور ذریعہ یہ ہے کہ اس کے مردہ جراثیم جسم کے اندر ٹیکہ کے ذریعے داخل کئے جائیں - جسکو ویکسین کا ٹیکہ کہتے ہیں - تین ٹیکے سات سات دن کے وقفہ پر کافی ہوتے ہیں - منہ کے راستے بھی ویکسین دیجاتی ہے - مگر یہ عمل ابھی ابتدائی ہے - گو نتائج حوصلہ افزا ہیں - لیکن امید افزا نہیں - اگر یہ عمل کامیاب ہو گیا تو قرآن کریم میں جو دوزخیوں کو پیپ پلانے کا ذکر ہے - اس مسئلہ کی صداقت حرف بحرف پوری ہو جائے گی۔

ٹیکہ کا اثر - اس ٹیکہ کے لگانے سے معمولی سوزش درد اور خفیف حرارت ہوتی ہے - مگر بچوں میں یہ علامات کم ہوتی ہیں - اس ٹیکہ کے لگوانے کا بہترین وقت چار بجے کا ہے - اس ٹیکہ سے پیدا شدہ قوت مدافعت دو سال تک رہتی ہے - پس ہر دو سال کے بعد ٹیکہ لگوانا چاہیئے - اس ٹیکہ میں خطرہ نہیں۔

پس وبا کے ایام اور تیمارداری کے دوران میں ٹیکہ لگوایا جاسکتا ہے - جس کو ٹائی فائڈ ہو چکا ہو - ان کو ٹیکہ لگوانے کی ضرورت نہیں - مگر نرس - تیماردار اور ڈاکٹر کو ٹیکہ ضرور لگوانا چاہیئے - اسی طرح سیاح - فوجی سپاہیوں اور کیرئیر ان سب کو ٹیکہ لگوانا چاہیئے - خصوصاً کیرئیر عورتیں جو باورچن کا کام کرنے والی ہوں - ٹیکہ کا یہ مطلب نہیں کہ دیگر ضروری ہدایات کو ترک کر دیا جائے - بلکہ بعد میں بھی مکھی سے بچاؤ کیا ہوا دودھ اُبال کر پینا ان سب احتیاطوں کی ضرورت ہے -

مریض کی تیمارداری

پہلے مرض کی تشخیص فوراً کروانی چاہیئے - مریض کو الگ کمرے میں رکھو - اس کمرہ میں کوئی غیر ضروری سامان نہیں رکھنا چاہیئے - تمام کھڑکیوں اور دروازوں کے آگے پردے لٹکا دینے چاہیئے - تاکہ مچھروں اور مکھیوں سے حفاظت رہے - مریض کے کمرہ میں بغیر پانی چھڑکے کے جھاڑو نہیں دینا چاہیئے - اگر سیمنٹ کا فرش ہو تو گیلے کپڑے سے صاف کر دینا چاہیئے - مرض کی اطلاع ڈاکٹر کو فوراً دو - مریض کا پاخانہ - پیشاب اور بلغم وغیرہ مرکری لوشن سے صاف کر کے پھینکو - یا آگ بجھا چونا گرم پانی میں ڈال کر صاف کرو - اگر پاخانہ اٹھانے میں دیر ہو - تو مکھیوں وغیرہ سے اتنی دیر تک ڈھانپ کر رکھا جائے - مریض کے برتن الگ ہونے چاہییں - کوئی دوسرا ان کو استعمال نہ کرے - جس وقت مریض برتن کو استعمال میں لائے تو اسوقت برتن کو اُبلتے ہوئے پانی سے صاف کر دینا چاہیئے - اور مریض کا بچا ہوا کھانا نہیں کھانا چاہیئے - مگر اکثر لوگ مریض کا بچا ہوا کھانا خود نہیں کھاتے - لیکن وہ کسی مسکین یا بھنگن کو دیدیتے ہیں - جو سخت ظلم ہے حالانکہ اس طرح بھی بیماری پھیلنے کا امکان ہوتا ہے - مریض کا رومال اور تولیہ اُبلتے ہوئے پانی سے صاف کرنا چاہیئے - تیماردار اور نرس کا سفید رنگ کا گون ہونا اچھا ہوتا ہے - کیونکہ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے - کہ سفید کپڑے پر جراثیم نہیں ٹھیر سکتے - نرس اور تیماردار کو کافی احتیاط کرنی چاہیئے - ہر وقت مرکری لوشن تیار رہے - تاکہ مریض کا منہ یا پاخانہ وغیرہ صاف کرنے کے بعد لوشن سے ہاتھوں کی صفائی کر سکیں - ڈاکٹر کو بھی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے تاکہ دوسروں کے لئے نمونہ ہو -

حفاظت ذاتی -

مکان اور کپڑے اور جسم ہر چیز صاف ہونی چاہیئے - اور استعمال کا پانی صاف اور دودھ اُبال کر پینا چاہیئے - جہاں تک ہو سکے - اشیائے خوردنی کو مکھیوں سے بچانا چاہیئے - کیرئیر کی تلاش رکھنی چاہیئے - فوراً اس کو علاج کی طرف توجہ کرائیں - کیرئیر کو چاہیئے کہ رفع حاجت کے بعد ہاتھوں کی صفائی اچھی طرح کرے - بائیں ہاتھ سے ہرگز نہ کھائے کھانا کھانے سے قبل ہاتھ ضرور دھولے - اگر ضرورت ہو تو ٹیکہ بھی لگوا لینا چاہیئے - مگر نرس - تیماردا

اور ڈاکٹر کو مزید ٹیکہ لگوانا چاہیئے۔ باقی لوگ اگر دیگر ہدایات پر عمل کریں تو اُن کو ٹیکہ کی ضرورت نہیں ٭ خاکسارہ مریم بیگم۔ مشرقی افریقہ

کاکامریگا۔

ایڈیٹر:۔ ہماری مصباحی بہنوں کو ایسے ایسے مفید و قیمتی مضامین کی قدر کرنی چاہیئے۔ یہ مضمون لمبے تجربے اور گہرے مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ بہن مریم بیگم صاحبہ کا بہت بہت شکریہ جو اپنے قابل شوہر کی امداد سے ایسے قیمتی مضامین باوجود کم فرصتی کے تیار کر کے باقاعدہ بھجواتی رہتی ہیں دوسری مضمون نگار بہنوں کو بھی توجہ چاہیئے۔ حفظانِ صحت ہی نہیں اور بھی بہت سے شعبے ہیں جن کے متعلق لکھا جا سکتا ہے ٭

ختمِ نبوّت

جس طرح سے حیات و وفات مسیحؑ کے مسئلے میں مسلمانوں نے ٹھوکر کھائی اور غلطی سے یہ سمجھ لیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہی ایک ایسے نبی ہیں جو کہ زندہ ہیں۔ اور باقی سب انبیاءؑ خواہ ابراہیمؑ ہوں۔ یا اسمٰعیلؑ۔ موسیٰؑ ہوں یا حضرت محمد مصطفٰے صلعم سب فوت ہو گئے۔ اسی طرح ختم نبوّت کے مسئلہ میں مسلمانوں کو غلطی لگی اور انہوں نے خاتم النبیین کا مطلب یہ سمجھ لیا کہ آنحضرت صلعم کے بعد اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ جس طرح سے حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ مان کر مسلمانوں نے آنحضرت صلعم کی ہتک کی۔ اُسی طرح سے خاتم النبیینؐ کے یہ معنی کر کے کہ اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ انہوں نے آنحضرت صلعم کی اصل شان کو گھٹا دیا۔ کیونکہ نبوّت خدا کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے:۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْکُمْ اَنْبِیَآءَ۔ یعنی موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم خدا کی نعمت یاد کرو جبکہ اُس نے تم میں نبی بنائے اور بادشاہ بنائے۔

پس ثابت ہوا کہ روحانیت میں سب سے بڑی نعمت نبوّت ہے اور جسمانیت میں سب سے بڑی نعمت بادشاہت ہے۔ اب اگر یہ مان لیا جائے کہ خاتم النبیین کے معنی نبیوں کا ختم کرنیوالا ہے۔ تو ماننا پڑیگا کہ آنحضرت صلعم نے دنیا میں تشریف لا کر ایک بہت بڑی نعمت نبوّت کو ہمیشہ کے لئے بند کر دیا۔ اور دنیا کو قیامت تک کے لئے اس سے محروم کر دیا۔ پس اگر نبوّت ایک نعمت ہے۔ تو اس نعمت کے سلسلہ کو بند کرنیوالا کبھی تعریف کے لائق نہیں ٹھیر سکتا۔

تو ثابت ہوا کہ خاتم النبیین کے ایسے معنی کرنا کہ کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ آنحضرت صلعم کی اصل شان کو گھٹانا ہے۔

ہم مسلمانوں سے یہ بھی پوچھتے ہیں کہ جس طرح روحانیت میں سب سے بڑی نعمت نبوّت ہے۔ اسی طرح جسمانیت میں سب سے بڑی نعمت بادشاہت ہے۔ اب اگر مسلمان یہ تسلیم کرتے ہیں کہ نبوّت بند ہو گئی اور اب کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ تو کیا وہ بادشاہت کی نسبت بھی یہ تسلیم کرنے کو تیار ہونگے کہ بادشاہت بھی ختم ہو گئی اور اب کوئی بادشاہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم خوب جانتے

KHILAFAT LIBRARY

ہیں کہ مسلمان کبھی بھی یہ نہیں کہینگے کہ بادشاہت والی نعمت ختم ہو گئی۔ بلکہ وہ تو دن رات اسکے خواب دیکھتے رہتے ہیں کہ جلدی ہمیں بادشاہت ملے تو پھر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ جسمانی نعمت کے تو وہ اس درجہ خواہشمند ہیں کہ اُس کا بند ہونا ہرگز گوارا نہیں کرسکتے۔ لیکن روحانی نعمت نبوّت کیلئے بڑی خوشی سے کہتے پھرتے ہیں کہ نبوّت بند ہو گئی۔ اور اب کوئی نبی نہیں ہو سکتا ۔

قرآن مجید میں ہرگز کوئی ایک آیت بھی نہیں جس میں یہ لکھا ہو کہ اب نبی نہیں ہو سکتے۔ لے دیکے ایک خاتم النبیین والی آیت پیش کیجاتی ہے لیکن اُسکا بھی ہرگز یہ مطلب نہیں ہے جو یہ سمجھتے ہیں۔ خاتم النبیین دو لفظوں سے مرکب ہے۔ خاتم اور النبیین۔ خاتم کے معنی ہیں مُہر۔ اور النبیین کے معنی ہیں فرستادہ۔ پس ثابت ہوا۔ کہ خاتم النبیین کے معنی ہیں نبیوں کی مُہر۔ تو مطلب یہ ہوا کہ کوئی نبی خواہ پہلا ہو یا پچھلا اسکی نبوّت ثابت ہی نہیں ہو سکتی جبتک رسول کریم صلعم کی مُہر تصدیق اُسپر نہ ہو۔ خاتم کا لفظ جب کسی کے لئے مقام مدح یعنی تعریف کے لئے آئے تو اسکے معنی کبھی بند کرنیکے نہیں ہوتے جیسا کہ کہتے ہیں کہ حاتم پر سخاوت ختم ہو گئی۔ یا نوشیرواں پر عدالت ختم ہو گئی۔ اب یہاں لفظ ختم کے ہرگز یہ معنی نہیں کہ حاتم کے بعد سخاوت بند ہو گئی اور نوشیرواں کے بعد عدالت بند ہو گئی۔ بلکہ یہ معنی ہیں کہ حاتم جیسا سخی اور نوشیرواں جیسا عادل نہیں ہو سکتا۔ نہ یہ کہ کوئی سخی اور عادل پیدا ہی نہ ہوگا۔ اسی طرح سے خاتم النبیین کے بھی یہی معنی ہیں کہ آنحضرت صلعم پر نبوّت ختم ہو گئی۔ ان معنوں میں جن معنوں میں نوشیرواں پر عدالت اور حاتم پر سخاوت ختم ہو گئی۔ یعنی جیسے نوشیرواں جیسا عادل نہیں ہو سکتا۔ اور حاتم جیسا سخی نہیں ہو سکتا۔ اُسی طرح اب آنحضرت صلعم جیسا کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ اور یہی خاتم النبیین کے معنی ہیں۔

مسلمان خود مانتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کے بعد حضرت عیسیٰ جو کہ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں دُنیا میں آئینگے۔ تو ہم پوچھتے ہیں کہ کیا حضرت عیسیٰؑ نبی نہیں ہیں؟ تو جب وہ دوبارہ دنیا میں آئینگے۔ تو گویا اُنہوں نے خود مان لیا کہ آنحضرت صلعم کے بعد حضرت عیسیٰ نبی اللہ آسکتے ہیں۔ اگر کہو کہ حضرت عیسیٰؑ کے آنے سے ختم نبوّت نہیں ٹوٹتی کیونکہ وہ آنحضرت صلعم کی شریعت کے پیرو اور آپؐ کے ماتحت ہو کر آئینگے۔ تو یہی ہمارا مذہب ہے۔ کہ کوئی نبی ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو آنحضرت صلعم کی شریعت اور آپؐ کے دین کو منسوخ کرے۔ بلکہ جو نبی ہوگا وہ آنحضرت صلعم کے دین پر ہی ہوگا۔ اور آپؐ کا خادم ہوگا۔ اور یہی حضرت اقدس مرزا صاحبؑ کا دعویٰ تھا۔ والسلام

اہلیہ عبد الحمید صاحب سکرٹری تبلیغ۔ نئی دہلی

کھیرا

نمک ایک چمچ۔ گول مرچ آدھ چمچ۔ سُرخ مرچ آدھ۔ تیل ۲ چمچ۔ سرکہ ۲ چمچ۔ کھیرے کو چھیل کر اندر سے بیج نکالدو اور لمبی لمبی پھانکیں بنا کر اور نمک مرچ چھڑک کر سرکہ ڈال دو۔ اگر سلاد کا تیل ہو تو وہ بھی چھڑک دو۔ کھیرے کو اُبال کر بچھڑے کے شوربے میں پکالیں اور پھر نمک مرچ ملا کر انڈہ کی زردی سفید شکر بالائی ملادیں تو سفید سالن دار کھیرا کہلائیگا ۔

خاکسارہ عائشہ خاتون گوکھووال

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

میری سیر

(گذشتہ سے آگے) :-

دہلی کی عمارات دیکھنے کے کچھ دن بعد آگرہ جانے کی تجویز ہوئی کیونکہ ادھر میرے لاہور جانے کے دن قریب تھے اور ادھر بھائی یوسف صاحب کی رخصت قریب الختم تھی۔ خیال تھا کہ وہاں اکٹھے مل کر سیر کریں گے۔ لہٰذا بھائی جان نے دو دن کی رخصت لی۔ اور ہم سب مع بھائی یوسف صاحب اور ایک ملازم کے ۸ر مئی ۱۹۲۷ء کو صبح کی گاڑی میں آگرہ روانہ ہوئے۔ ہمیں نہایت خوشی ہوئی جب ہم تاج محل کے قریب پہنچ گئے۔ سواری پھاٹک کے اندر چلی گئی چاروں طرف سنگ سرخ کی سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں آگے ایک بڑا دروازہ آیا وہاں ہم سب اتر پڑے سامنے روضہ تاج محل نظر آیا

تاج محل آگرہ

واہ وا کیا رفیع الشان عمارت ہے دیکھتے ہی تمام کوفت دور ہو گئی روضہ کے سامنے ایک چھوٹا سا نہایت خوبصورت چمن ہے جس کے درمیان ایک شفاف پانی کی نہر گذرتی ہے یہ نہر بڑے دروازے سے لیکر مقبرے کے چبوترے تک لمبی ہے برابر برابر فاصلے پر فوارے چھوٹتے ہیں دونو طرف چلنے کے لئے بجری کی روشیں ہیں اور انکے گرد اگرد طرح طرح کے پھول پھلواڑی سے چمن بھلا ہوا ہے۔ سرو اور شمشاد کے درخت ایسی خوبصورتی سے لگائے گئے ہیں کہ دیکھ کر طبیعت نہایت مسرور ہوتی ہے سنگ مرمر کے ایک اونچے چوکھونٹے چبوترے پر مقبرہ بنا ہوا ہے ہم اس چبوترے کو عبور کر کے سیدھے ایک تہ خانے میں گئے چونکہ شام ہو چکی تھی لہٰذا بتّی منگوائی گئی دیکھ کر آنکھیں کھل گئیں تہ خانہ نہایت خوبصورت ہے وہاں سنگ مرمر کی ہشت پہلو طریقے کی نہایت خوبصورت گلکاری سے مزین جالیاں چاروں طرف کھینچی ہوئی تھیں۔ دیواروں پر رنگ برنگ کی پھول پتّیاں بنی ہوئی تھیں۔ تہ خانے کے درمیان ملکہ ممتاز محل ہمیشہ کی نیند سو رہی ہیں۔ اور دائیں جانب انکے شوہر شاہجہاں کا مزار ہے ملکہ کی تربت کئی قسم کے پھول پتّوں سے آراستہ ہے جن میں قسم قسم کے قیمتی پتّھر جڑے ہوئے تھے غرض قبر نہایت شاندار طریقے سے بنی ہوئی ہے۔ تاج محل سر تا پا سفید سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے فرش دیواریں چھت سب سنگ مرمر کی ہیں کاریگروں نے اس سفید پتّھر کو ایسا چمکا دیا ہے کہ وہ بالکل بلور کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ چاروں کونوں پر سفید سنگ مرمر کے چار مینار ہیں جو روضہ کی خوبصورتی کو ایسے مناسبت کے سانچے میں ڈھال کر پیش کر رہے ہیں کہ نگاہ چاہتی ہے کہ بس نظارہ ہی کئے جائیں۔ تمام عمارت پر قرآن شریف کی آیات کندہ ہیں۔ تاج محل کے چاروں طرف تھوڑے تھوڑے فاصلے سے سنگ مرمر کے لمبے لمبے نالے ہیں اور انکے نیچے سنگ مرمر کی جالیدار جالیاں لگی ہوئی ہیں صحن میں تھوڑی تھوڑی دور کے فاصلے پر سفید سنگ مرمر کی بنچیں

بھی ہوئی ہیں۔ تاج محل کے ایک طرف شاہی مدرسہ ہے اور دوسری طرف مسجد بنی ہوئی ہے یہ دونو عمارتیں اوپر سے دیکھنے میں بالکل ایک معلوم ہوتی ہیں۔ تاج محل کی عمارت دریائے جمنا کے داہنے کنارے پر شہر کے مشرقی جانب واقع ہے دریا کی روانی نے اسکی خوبصورتی کو دوبالا کر دیا ہے۔ تاج محل کی بے انتہا خوبصورتی کو قلم میں طاقت نہیں کہ بیان کرسکے بلحاظ خوبصورتی اور بلحاظ طرز کے نہایت اعلیٰ عمارت ہے اور مسلمان بادشاہوں کی صنعت پسندی کا ایک نایاب نمونہ ہے باوجود اسکے کہ عرصہ دراز گذرا بنی ہوئی کو مگر دیکھنے میں ایسی معلوم ہوتی ہے کہ ابھی بنکر تیار ہوئی ہے۔ ایک انگریز مصنف لکھتا ہے کہ تاج محل ایک ایسی عمدہ عمارت ہے کہ زمانے کی آندھی اور طوفان سے بچانے کے لئے اسکو ایک بلوری کیس میں ڈھانک دینا چاہیئے۔ واقع میں یہ اس طرح کی زیبائش - آرائش - مناسبت ـ ـ ـ ـ ہے کہ دل اسکی سیر سے سیر نہیں ہوتا۔ اور آنکھ اسکے مشاہدے سے نہیں تھکتی۔ یہ ایک طلسم کدہ ہے کہ عقل حیران ہوتی ہے۔ دور دور کے ملکوں سے سیاح اسکی سیر کو آتے ہیں دیکھ کر محو حیرت ہو جاتے ہیں کہتے ہیں کہ ایک یورپین سیاح سیاحت کرتے ہوئے مع میم صاحبہ کے آگرہ آئے انہوں نے تاج محل دیکھا دیکھ کر بہت ہی محظوظ ہوئے۔ اپنی میم سے کہنے لگے کہ تمہارا اسکے متعلق کیا خیال ہے اس نے حسرت سے کہا کہ سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ اگر مجھے کوئی اس روضے میں دفن کرنے کا وعدہ کرے تو میں ابھی اپنی گردن اُتروا دینے کو تیار ہوں۔ غرض یہ ایک ایسی اعلیٰ عمارت ہے کہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ ہم بہت دیر تک اسکی سیر کرتے رہے آٹھ بج چکے تھے چاندنے چاندنی کی ایک سفید و نورانی چادر روضے کے اوپر تان دی تھی اس وقت کا نظارہ بڑا دلکش تھا۔ عمارت ایک نئی دُلہن سے مشابہ ہو رہی تھی جس نے اپنے آپ کو تنہا پاکر نقاب چہرے سے اُلٹ دیا ہے نگاہ اس پر پڑتی مگر پھسل جاتی تھی جی یہاں سے جانے کو نہیں چاہتا تھا لیکن چونکہ رات بہت ہو رہی تھی ناچار بصد حسرت رُخصت ہوئے راستہ میں ایک دو کھلونے سنگ جراحت کے اور ایک چھوٹا سا تاج محل جو بالکل اسی شکل کا تھا خریدا جسکا نرخ بہت تھا۔ نو بجے ہوٹل میں پہنچے کھانا وغیرہ کھا کر آرام کیا۔ آگرہ کی گرمی ناقابل برداشت تھی رات ہم نے نہایت بے چینی سے گذاری۔ صبح اُٹھکر اپنا ارادہ تبدیل کرنا پڑا اور بجائے رات کی گاڑی کے دن کی ۱۲ بجے کی گاڑی میں واپس دہلی جانے کی صلاح ٹھہری اور فیصلہ کیا کہ ۱۲ بجے تک علاوہ قلعہ کے اگر وقت ملے تو دوسری عمارات یعنی اکبر بادشاہ اور اعتماد الدولہ کا مقبرہ بھی دیکھ لیں ورنہ صرف قلعہ دیکھ کر واپس روانہ ہوں۔ چنانچہ ہم نماز وغیرہ سے فارغ ہو کر اسباب باندھکر رکھ لیا اور خود جلد جلد تیار ہو کر کھانا وغیرہ کھایا اور ٹانگے کروا کر قریباً آٹھ بجے قلعہ دیکھنے ہوٹل سے چلے۔ قلعہ ہماری جائے قیام سے بہت دُور نہیں تھا قریباً جلدی ہی ہم وہاں پہنچ گئے اور پاس لیکر اندر داخل ہوئے

(باقی آئندہ)

وعدہ خلافی

اکثر بہنوں کو دیکھا گیا ہے کہ وعدہ کرنے میں تو بہت جلدی کرتی ہیں مگر سوچتی نہیں کہ ہم ایفائے عہد کر بھی سکیں گی یا نہیں۔ مثلاً شادی یا مجلس وغیرہ میں انہیں جمع ہونے کا موقع ملے تو رخصت کے وقت ایک دوسری بہن سے خط وغیرہ لکھنے کے وعدے لیتی ہیں۔ اور وعدہ کرنے والی بہن بھی اُس وقت نہایت زوردار الفاظ میں یقین دلاتی ہیں کہ "ہم تمہیں کبھی نہیں بھول سکتیں" ایسے ہی چند ایک الفاظ استعمال کرتی ہیں کہ جن سے محبت پائی جاتی ہو۔ مگر جب امتحان کا وقت آتا ہے تو ایک دو خط لکھ کر ایسی چپ سادھ جاتی ہیں گویا کبھی واقف ہی نہ تھیں۔ یا ایک بہن دوسری بہن سے وعدہ کرتی ہے کہ فلاں وقت یا فلاں دن ملاقات کو آؤنگی اور جاتی نہیں تو اس طرح ایک تو اُس بہن کو جو ملاقات کے شوق میں ہمہ تن انتظار بیٹھی ہوتی ہے مایوس ہونا پڑتا ہے اور وعدہ خلافی کرنے والی بہن پر افسوس بھی آتا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ ایسی غلطیاں کثرت سے صاحب علم بہنوں سے ہی سرزد ہوتی اور ایسا کرنا ایک معمول بات سمجھا جاتا ہے۔ اگر وہی بہن وعدہ کرتے وقت سوچ لے کہ آیا میں نباہ بھی سکوں گی یا نہیں تو اس کیلئے بہت آسانی ہو۔ اگر جانتی ہو کہ وعدہ ایفاء نہ کرسکونگی تو اُسے چاہیئے کہ مناسب الفاظ میں مجبوری ظاہر کردے کیونکہ ایسا کرنے سے دو فائدے حاصل ہوتے ہیں ایک تو اُسے اُس بہن سے جو وعدہ خلافی کرکے شرمسار ہوتی ہے شرمندہ نہیں ہونا پڑتا دوسرے خدا کی نافرمان نہیں بنتی۔

کیونکہ اللہ کریم قرآن مجید میں فرماتے ہیں ان العھد کان مسئولا۔ اس لئے میری ان بہنوں کی خدمت میں جو وعدہ خلافی کرتی ہیں نہایت ادب کے ساتھ التماس ہے کہ یا تو وہ وعدہ ہی نہ کیا کریں یا اگر بفرض محال وعدہ کریں بھی تو ایفاء کیا کریں اس سے ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ انکی بہن یا سہیلی جو بھی ہو ان کی توجہ کی مشکور ہوگی دوسرے خدا کی رضا جو سب سے بڑھکر ضروری ہے اسے حاصل ہوگی۔ میں امید کرتی ہوں کہ میرے چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ جو میں پیارے "مصباح" کو بھیج رہی ہوں وہ وعدہ خلافی کرنے والی بہنوں کو ناگوار نہ گذرینگے۔ میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ مصباحی بہنوں کو توفیق عطا کرے کہ اسکی رضاء کو پالیں آمین ثم آمین ۔ راقمہ خاکسارہ سلمیٰ خاتون

سیکرٹری لجنۃ اماء اللہ گوجرانوالہ

بچوں کے دانتوں کو آسانی نکلنے کی تدبیر یہ ہے کہ جب اگلے دانتوں کے ظہور کے آثار نظر آئیں تو مسوڑوں کو تر رکھا جائے خصوصاً (۱) مرغی کی چربی اور (۲) خرگوش کا مغز ملنے سے بہت جلد دانت نکلتے ہیں اسکے علاوہ (۳) شہد اور مسکہ یا (۴) روغن بادام یا بطخ کی چربی سے مسوڑوں کو چرب کرتے رہنا بھی کثیر النفع ہے۔ اس موقع پر درد کے زائل کرنے کے لئے (۵) عنب الثعلب کا عصارہ، روغن گل میں ملا کر گرم گرم ملنے سے مفید پڑتا ہے۔ نیز (۶) گوگل کے اندر ایک لکڑی سی پائی جاتی ہے جسے بالعموم دوسری چیزوں کے ساتھ بچوں کے گلے میں بھی ڈالا کرتے ہیں وہ بھی اسبارہ میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔
خاکسارہ عائشہ خاتون - گکھڑوال۔

حج

انسان کو خدا کا ہر حال میں شکر گذار رہنا چاہیئے کہ جس نے اس کو پیدا کیا اور ہر ایک نعمت عطا کی اچھے بُرے کی پہچان کرائی۔ اور سیدھے راستے پر چلایا مگر افسوس کہ بعض لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے اور اسکے ناشکرے بنتے ہیں کیا انکی آنکھیں نہیں کہ وہ دیکھیں کیا انکے کان نہیں کہ وہ سُنیں؟ کیوں نہیں سب کچھ ہے۔ مگر وہ خود سُستی کرتے ہیں کتنا عرصہ سُستی کرینگے کچھ نہیں بن سکتا آخر اسی مولیٰ کریم سے ملنے والے ہیں اور پھر اسکو کیا جواب دینگے خدا تعالیٰ نے جہاں ہمکو نعمتیں عطا کی ہیں وہاں ہمارے لئے نیکیاں کرنی بھی بتائی ہیں انسان جس طرح چاہے اس مولیٰ کریم کو خوش کر سکتا ہے اور اس کی رضاء حاصل کر سکتا ہے ان نیکیوں میں سے ایک حج بھی ہے جو انسان کو ضرور کرنا پڑتا ہے اور جبتک وہ نہ کرے اسکے سر پر ایک ذمہ واری رہتی ہے اور وہ اسکو ادا کرنے کے بغیر چھٹ نہیں سکتا۔ نماز بھی ہے مگر وہ تو ہر حال میں چھٹ نہیں سکتی اور حج کیلئے تو انسان کو بڑی بڑی تکلیفیں اُٹھانی پڑتی ہیں اور بڑی منزلیں طے کرنی ہوتی ہیں مگر ان تکلیفوں کی طرف خیال نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ بغیر تکلیف کے خدا کی رضا حاصل نہیں ہو سکتی اور انسان جبتک زندہ ہے تو چلتا پھرتا ہی رہیگا اس چلنے پھرنے میں ثواب حاصل کرے تو کونسی بڑی بات ہے۔ نماز بھی ایک ایسی چیز ہے کہ جسکو انسان چھوڑ نہیں سکتا اور اسکو پڑھے بغیر بھی چھٹکارا نہیں ہوتا مگر بعض ایسے ہیں کہ نہیں پڑھتے اور دنیا کے کاموں میں لگے رہتے ہیں دنیا کے سامان تو چند روزہ ہیں ان کی طرف اتنا خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ نماز کا وقت نکال لینا چاہیئے دُنیا کے کام تو ساتھ نہیں جا سکتے مگر نیکیاں ساتھ جائینگی۔ اس واسطے انسان کو آخرت کا بھی کچھ سامان کر لینا ضروری ہے تاکہ اس مولیٰ کریم کے پاس جا کر شرمندگی نہ اُٹھانی پڑے۔ اس نے اپنے بندوں کو بے فائدہ کام کرنے کے لئے تو نہیں بھیجا کہ وہ اپنے کام تو سب کے سب کریں اور میرا ذکر تک بھی نہ کریں۔ خدا تعالیٰ نے بھیجا تو ہم کو نیک عمل کرنے کے لئے ہے۔ مگر ہم اگر دنیا کے جھگڑوں میں پڑ جائیں اور اس کو بالکل بھلا دیں یہ تو ٹھیک نہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ اُس کے آگے ہر وقت جھکا رہے اور اُس کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرے اور اسکی حمد میں ترقی کرے اور جو جو نیکیاں اس نے ہم کو عطا کی ہیں ان کو ادا کرنے کی پوری طرح کوشش کریں اور کچھ آخرت کے واسطے بھی ذخیرہ جمع کر لیں تاکہ اُس کے حضور جا کر شرمندگی نہ اُٹھانی پڑے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا ہے کہ ہم سب کو نیکی کی توفیق عطا فرمائے آمین ٭

راقمہ عائشہ بیگم بنت شیخ عبدالرحیم صاحب محلہ دارالرحمت قادیان

KHILAFAT LIBRARY

وفات حسرت آیات

میری نانی صاحبہ مسماۃ مبارکہ بیگم زوجہ سید عظیم شاہ صاحب بعمر قریباً پچاس سال قادیان دارالامان میں بعارضہ میعادی بخار اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

قدرتی طور پر مرحومہ سادہ مزاج۔ نیک دل نیک بخت عورت تھیں۔ جب سے احمدیت میں شامل ہوئیں انہوں نے نیکی اور تقویٰ میں بہت ترقی کی۔ یہاں تک کہ وفات سے گیارہ سال پیشتر آپ نے اپنے متعلق بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی وصیت کی۔ مرحومہ اپنے خاندان اور واقفہ مستورات میں ہمدرد و محبت کرنے والی مشہور تھیں۔ ان کی خاص عادتوں میں سے ایک عادت یہ تھی کہ جب آپ رشتہ دار یا غیر رشتہ دار ملاقاتی گھروں میں ملاقات کے لئے تشریف لیجاتیں تو حسب موقعہ و محل بچوں اور بہو بیٹیوں کے لئے کچھ نہ کچھ نقدی اور مٹھائی ضرور لیجاتیں اس طرح خواہ مخواہ بچوں اور بہو بیٹیوں کو ان سے اُلفت پیدا ہو جاتی تھی۔ حدیث شریف میں حکم ہے کہ تَهَادَوْا وَتَحَابُّوْا یعنی آپس میں ایک دوسرے کو تحفہ پیش کرو اور اس طرح سے محبت بڑھاؤ۔ اسی طریق پر مرحومہ نانی صاحبہ کا طرز عمل محبت پیدا کرنیکا ذریعہ ہوتا۔ نمازوں کی باقاعدگی نوافل اور روزوں اور قرآن شریف کی تلاوت کا آپ کو بڑا شوق تھا۔ اور تا زیست انکی پوری پابندی کرتی رہیں۔ پچھلے سے پچھلے رمضان شریف میں مرحومہ مغفورہ مسجد اقصیٰ قادیان کے زنانہ حصہ میں معتکف ہوئیں۔ اس اعتکاف کی حالت میں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی اہلیہ حضرت بی بی صغرا بیگم صاحبہ آپکو مسجد میں کھانا وغیرہ پہنچاتیں اور اپنے اعلیٰ اور نیک اخلاق کا ثبوت دیتی رہیں۔ القصہ مرحومہ اپنے اندر بہت سی خوبیاں رکھتی تھیں جن کا حال رشتہ داروں اور واقفہ مستورات کو خوب معلوم ہے۔ مرحومہ نے ایک بیٹا دو بیٹیاں۔ دو پوتے۔ سات نواسے۔ اور چھ نواسیاں پیچھے چھوڑے جو تمام کے تمام پیدائشی احمدی ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اُن کی باقیات الصالحات ہیں اور انکی مغفرت کیلئے درد دل سے دعا مانگنے والے ہیں وہ تمام رشتہ دار اور غیر رشتہ دار بچے اور بہو بیٹیاں جن کے لئے آپ نقدی اور مٹھائی کے تحفے لیجایا کرتی تھیں آپ کو بڑی محبت سے یاد کرتے اور آپ کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے ہیں۔

مرحومہ مرض الموت میں مبتلا ہونے سے پیشتر اپنے تمام قریبی رشتہ داروں سے ملاقات کر آئی تھیں۔ اور بیماری کی حالت میں دنیا کی بے ثباتی اور اپنی وفات کا تذکرہ کرتی تھیں جس سے معلوم ہوتا تھا کہ آپ اپنے مولیٰ کریم سے جا ملنے کیلئے ہر وقت طیار ہیں۔ آخری وقت انہوں نے اپنی اولاد میں سے ہر ایک کو الگ الگ ہر ایک کے حسب حال وصیت کی۔ اور تسلی کے لئے ہر ایک کو خدا کے سپرد کرتے ہوئے اُنہوں نے اپنی جان شیریں بھی جان آفریں کے سپرد کی۔ احمدی ماؤں اور بہنوں سے میری یہ دست بستہ گذارش ہے۔ کہ سب ایک ایک دفعہ اور صرف ایک ایک دفعہ دل سے میری مرحومہ نانی صاحبہ کیلئے اپنی نمازوں میں دعا فرمائیں۔ کہ مرحومہ کی کمزوریوں کو اللہ رحیم کریم معاف فرمائے اور جنت الخلد میں اپنی رضا کے مقام میں جگہ دے آمین ثم آمین۔

عاجزہ امۃ اللہ بیگم بنت حکیم دین محمد صاحب احمدی اکونٹنٹ از موزنگ

اصُول صحت

(سلسلے کیلئے دیکھو یکم اپریل کا مصباح)

میری بزرگ بہنو! پچھلے مضمون میں میں آپ لوگوں کو بتا آئی ہوں کہ چار قسم کی کثافتیں دخانی معدنی نباتی حیوانی یہ ہوا میں ملکر اسکو کثیف بنا دیتی ہیں:۔

KHILAFAT LIBRARY

اَب میں اپنی بہنوں کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ صاف ہوا بھی جو ہم سُونگھتے ہیں جس پر ہماری زندگی کا دارومدار ہے تین گیس سے مرکب ہے۔ جس کو (۱) نیٹروجن (۲) آکسیجن (۳) کاربانک ایسڈ گیس کہتے ہیں۔ چنانچہ اوکسجن ہوا کا ایک نہایت ضروری جزو ہے۔ جس پر انسان اور حیوان کی زندگی کا دارومدار ہے اس سے پھیپھڑوں میں خون صاف ہوتا ہے اس سے آگ اور چراغ جلتے ہیں۔ چنانچہ اگر کسی جانور کو کسی ایسی کوٹھری میں بند کردیں جس میں اوکسجن نہ ہو تو وہ فوراً ہی اینٹھ کر مرجاتا ہے یا اگر کسی چڑیا کو ایسی بوتل میں جس کا منہ کھلا ہوا ہو ڈال کر بند کردیں تو وہ دو تین گھنٹوں میں ہی ہانپتی ہوئی مرجاتی ہے۔ ایسا ہی اگر ایک جلتے ہوئے چراغ پر کوئی پیالہ ڈھانپ دیں تو وہ فوراً بجھ جاتا ہے۔ پس عزیز بہنو! اس چڑیا کا مرنا اور چراغ کا گل ہونا اس لئے ہوتا ہے کہ جب یہ دونو اُس آکسیجن کو جو اُن برتنوں میں تھی ختم کر دیتے ہیں تو چڑیا مرجاتی ہے اور چراغ گل ہو جاتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ ہوا میں آکسیجن کا جز ہمارے لئے نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ جب ہم سانس لیتے ہیں تو ہوا کے ساتھ اوکسجن کا جز پھیپھڑوں میں جاکر ہمارے خون میں جذب ہوتا ہے۔ اور ہمارے خون میں جو ایک جز کاربن ہوتا ہے اُس کے مل جانے سے ایک زہریلی ہوا جسکو کاربانک ایسڈ گیس کہتے ہیں بن جاتی ہے جس کو ہم سانس چھوڑنے کے ساتھ بدن سے خارج کر دیتے ہیں۔ پس اب ہماری بہنیں سمجھ گئی ہونگیں کہ ہم کو آکسیجن کی کتنی ضرورت ہے۔

نیز یہ بھی معلوم ہو گیا ہوگا کہ وہ سانس جو ہم باہر نکالتے ہیں وہ زہریلی گیس سے مرکب ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں صحت کے قیام کیلئے مندرجہ ذیل احتیاطیں کرنی چاہئیں:۔

(۱) بند کمرے میں نہ سونا چاہیئے۔ نہ لحاف کمبلی میں مُنہ ڈھانپ کر سونا چاہیئے۔ کیونکہ جو ایسا کرتے ہیں وہ عموماً سر کے درد میں مُبتلا رہتے ہیں:

(۲) سونے کے کمرے کا ایک دروازہ یا کوئی کھڑکی رات دن کھُلی رہنی چاہیئے۔ بالخصوص رات کو اس کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ دن کی نسبت رات کو ہر شخص زیادہ کمرے میں رہتا ہے۔ اور سردی میں بھی اسکا ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ یہ بات بالکل لغو ہے کہ سردی

سے نزلہ کھانسی ہو جاتا ہے اگر موٹے کپڑے کافی ہوں تو تازہ ہوا سے کوئی نقصان نہیں ہوتا +

(۳) اور نہ ایک کمرے میں بہت سے آدمیوں کو سونا چاہیئے۔ کیونکہ ان کے سانس سے کمرے کی ہوا خراب ہو جاتی ہے چنانچہ جیسا کہ پیالے اور چراغ کی مثال سے واضح ہو چکا ہے۔ کہ لیمپ چراغ لکڑی کوئلے جلنے سے بھی اوکسی جن خرچ ہوتی ہے۔ اور اس کے جلنے سے بھی وہی کاربانک ایسڈ گیس جو ہمارے سانس کے ساتھ نکلتی ہے پیدا ہوتی ہے اس لئے جس کمرے میں دھواں نکلنے کا کوئی راستہ نہ ہو آگ نہ جلانی چاہیئے جیسا کہ سردی کے دنوں میں عام طور پر کیا جاتا ہے +

(۴) کسی بند کمرے میں کوئلے پتھر کے نہ جلانے چاہئیں۔ کیونکہ کوئلوں کے جلنے سے کاربانک ایسڈ گیس کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ کئی موتیں ایسی بے احتیاطی سے ہو گئی ہیں +

(۵) ایک کمرے میں بہت لیمپ اور چراغ نہ جلانے چاہیئے۔ کیونکہ ایک لیمپ اور چراغ جلانے سے بھی اتنی ہی اوکسی جن خرچ ہوتی ہے جتنی ایک آدمی کے سانس لینے سے +

(۶) ایسا ہی گھروں کی صفائی سے بھی ہوا پر اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ کوڑا کرکٹ سبز ترکاریوں کے چھلکے اور پاخانے بدرو وغیرہ کی غلاظت سے بھی ہوا خراب ہو جاتی ہے +

(۷) اسی طرح فرش اور دیواروں کے اوپر تھوکنا بھی خطرناک ہے کیونکہ تھوک خشک ہو کر ہوا میں ملکر تندرست پھیپھڑوں میں چلا جاتا ہے پس پیاری بہنو! اگر تھوکنے والا کسی متعدی مرض میں مبتلا ہو تو وہ تندرست کو بھی مبتلا کر دیتا ہے +

(۸) قدرت نے سورج کی گرمی میں یہ تاثیر رکھی ہے کہ اس سے ہوا لطیف اور صاف ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ نے بعض اور اشیاء میں بھی ایسی تاثیر رکھی ہے چنانچہ چونا فنائل۔ گندک۔ کا دھواں بھی ہوا کو صاف کر دیتا ہے۔ کاش ہمارے ملک کے آدمی خصوصاً بہنیں اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ جن کی عمر کا بڑا حصہ مکانوں میں ہی گذرتا ہے اس پر عمل کریں تاکہ یہ روزمرہ ہونے والی وبائی بیماریاں جس کی سب سے بڑی وجہ ہوا کی کثافت ہے ہمارے ملک کا پیچھا چھوڑیں +

میری عزیز بہنو! ہوا کے بعد پانی ہے اس کا بیان انشاء اللہ آئندہ کرونگی (باقی پھر)

خاکسار لیاقت زمانی بیگم از قصبہ بلب گڑھ ضلع گوڑگانواں

دعائے صحت

میں عرصہ سے بعارضہ بخار و غنا ذیرہ بیمار ہوں۔ ہر چند علاج کرایا گیا ہے لیکن آرام نہیں ہوا مگر وری زیادہ ہو رہی ہے۔ اسلئے جملہ بہنوں سے التماس ہے کہ میری صحت کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں +

ممتاز بیگم اہلیہ راجہ محمد نواز خان آنریری لفٹیننٹ انسپکٹر بنک ہائے - ڈنڈوٹ تحصیل پنڈدادنخاں

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ صاحبہ مسماۃ رحمت بی بی جو محترم بھائی چوہدری محمد یار مبلغ جماعت احمدیہ سے چھوٹی اور مجھ سے بڑی تھیں ۲۰ مارچ ۱۹۲۹ء کو قریباً بیس سال کی عمر میں فوت ہو گئی ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔

مرحومہ کی وفات چونکہ دو چار دن کی بیماری سے ہی اچانک ہو گئی اسلئے بھائی صاحب جو ہمارے ہی بھائی ہیں اور خدمت دین کی خاطر مرکز میں رہتے ہیں ان سے ملاقات نہ کر سکے جسکا ذکر مرحومہ وفات سے پہلے بار بار کرتی تھی۔

مرحومہ کی اس اچانک اور جوانی کی موت سے تمام خاندان خصوصاً والدہ صاحبہ کو سخت صدمہ ہے اس لئے تمام مصباحی بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے صبر کے لئے دعا فرمائیں ۔

خاکسار امۃ الحفیظ بیگم ہمشیرہ چوہدری محمد یار صاحب مولوی فاضل، چک ۹۸ شمالی ڈاکخانہ سرگودھا

معموں کا حل

۱۵ اپریل کے مصباح میں جو معمے چھپے تھے ان دونو کو مندرجہ ذیل مصباحی بہنوں نے حل کیا ہے:-

(۱) نور بیگم علی پور (ملتان) (۲) معصومہ خاتون نہر کشن گڑھ۔ (۳) لیاقت زمانی بیگم (۴) زینب بیگم بنت میاں احمد الدین زرگر قادیان (۵) امۃ الحمید بنت شیخ عبدالرحمٰن صاحب ہیڈ ماسٹر قادیان (۶) امۃ اللطیف بیگم سنوری انبالہ شہر۔

امۃ اللہ حرمنگ اور زبیدہ اہلیہ غازی الدین یوسف پوسٹ ماسٹر دارا محمود احمد ناصر راوی ٹرج (ب) بخت نور والدہ عزیز الرحمٰن آگرہ نے ذخیرہ دانی والا معمہ حل کیا ہے ۔

متفرقات

۱۔ مصباح کے وی پی ان خریداروں کے نام بھجوائے گئے جنکی طرف ایک سال کی قیمت وصول نہیں ہوئی تھی جنکے وی پی انکاری ہو کر واپس آئے ہیں اور بقایا ایک سال کا ہو گیا ہے مجبوراً انکے نام سے مصباح بند کرنا پڑا تاوقتیکہ بقایا وصول ہو۔ اس سے خریداران مصباح میں ایک سو کی کمی ہو گئی امید ہے مصباحی بہنیں اپنے اخبار کی اشاعت کو کم نہ ہونے دینگی بلکہ حتی الوسع بڑھانے میں کوشش کرینگی ۔

۲۔ کچھ خطوط اس مضمون کے وصول ہوئے ہیں کہ مصباح کو ۲ جون کے جلسے کے موقعہ پر خاص نمبر نکالنا چاہیئے۔ واضح ہو۔ کہ اس موقعہ پر الفضل کا خاتم النبیین نمبر نکالنے کی تیاریاں زور شور سے ہو رہی ہیں ساری توجہ ادھر ہی لگا کر اسے بلحاظ مضامین و اشاعت کامیاب بنانا چاہیئے۔ مصباح کا خاص نمبر کسی دوسرے موقعہ پر انتظام کیا جائیگا۔ الفضل کا خاص نمبر مئی کے آخری ہفتہ میں نہایت آب و تاب سے انشاء اللہ شائع ہوگا اور خواتین کو بھی اسکی اشاعت میں پورا پورا حصہ لینا چاہیئے ۔

۳۔ ہماری اکثر قابل مضامین نگار مصباحی بہنیں خاموش ہیں مصباح کیلئے مضامین بھیجنے انکا فرض ہے جس قسم کے مضامین کی کمی ہو ویسے مضامین بھجوائیں۔ ارادہ ہے کہ حجم ۲۰ صفحے کر دیا جائے۔ اور ٹائیٹل کے چار صفحات الگ ہوں جو اچھے کاغذ کے ہوں۔ اگر مصباحی بہنیں چار سو مزید خریدار پیدا کر سکیں تو بہت جلد ایسا ہو سکتا ہے ۔

(بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاءالاسلام پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)